سورۃ بنی اسرائیل

طالبِ دنیا اور طالبِ آخرت

نہایت ہی محترم حاضرین اکرام یہ ہمارا ہفتہ وار عالم القرآن کا کورس جس میں مجھے اور آپ کو حاضری کی سعادت مل رہی ہے جتنا بھی اس پر ہم اللہ کا شکر ادا کرے کم ہے اس نے ہمیں اس لاک ڈون کے دنوں میں بھی اپنے قرآن سے اور اپنے اس عظیم کتاب سے مستفید ہونے کا موقع دیا بلاشبہ اللہ کی جو صمد ہونے کی جو کیفیت ہے وہ کسی کی محتاج نہیں وہ بے نیاز ہے اسے کسی کی حاجت نہیں ہے لیکن وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے اس کی طرف رجوع کرے اور وہ اس بات کو وہ بہت بڑی محبت سے وہ دیکھتا ہے جب بندے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اس حالت میں جب وہ جب حالات مشکل ہو تو لہذا پھر اس وقت اسکی رحمتیں بھی اوڈا وڈ کر اس کے شاملِ حال ہوتی ہے جو ایسی حالت میں بھی اللہ کا ذکر جاری رکھتا ہے جب اللہ کی برکتیں اور رحمتیں لوٹنے کوشش کرتے ہیں جبکہ بہت سارے بہانے لوگوں کے پاس موجود ہیں الحمدللہ ہماری یہ کلاس آن لائن بھی اور ویسے بھی جاری و ساری ہے اس پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ یہ اس کی توفیق سے ہی ہے نہ کیونکہ

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

یہ وہ سعادت ہے جو انسان اپنے بازوں سے کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتا کسی صورت نہیں کر سکتا یہ اسی کو ملتی ہے جو اللہ کی پسند میں آجاتا ہے اللہ ہمیں ایسے ہی اور آپ سب کو اس میں شامل ہونے کیا سے ہی توفیق عطا فرمائے آیئے آج جو سورۃ بنی اسرائیل میں گفتگو جاری تھی اور اگلی آیت پڑھنے کی سعادت حاصل ہوگی۔

اس خوبصورت آیت کا آج جمعے میں بھی میں نے درس دیا ہے اور میں وہاں پہ بھی عرض کر رہا تھا بڑی ہی میری خوش نصیبی ہے کہ آج مجھے جمعے میں یہ آیتیں پڑھنے کی سعادت مل رہی ہے یہ بہت ہی بڑا اللہ کا کرم اور احسان ہے کیونکہ اس کے اندر ایسی گفتگو ہے اسے اس کے اندر راز اللہ نے کھولے ہیں جو قسمت سے ہی پڑھنے کو ملتے ہیں۔

آیت # 18 میں اللہ فرماتا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَانَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَالَهٗ جَهَنَّمَ ج يَصْلٰهَا مَذْ مُوْ مًا مَّدْ حُوْرًاO

آیت # 19

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَمُؤْ مِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًاO

آیت # 20

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُ لَآءِ وَهٰٓؤُ لَآ ءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ط وَمَا كَانَ عَطَآ ءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًاO

ترجمہ:

جو لوگ طلبگار رہیں دنیا کے ہم جلدی دے دیتے ہیں اس دنیا میں **فِيْهَا مَانَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ** جتنا چاہتے ہیں (ان میں سے) جسے چاہتے ہیں **ثُمَّ جَعَلْنَالَهٗ جَهَنَّمَ** پھر ہم مقرر کر دیتے ہیں اس کے لیے جہنم **يَصْلٰهَا مَذْ مُوْ مًا مَّدْ حُوْرًا** تاپے گا وہ اسے اس حال میں کہ وہ

ہذمت کیا ہوا (اور) ٹھکرایا ہوا ہوگا۔ **وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰی لَهَا سَعْیَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ** اور جو شخص طلبگار ہوتا ہے آخرت کا اور جدوجہد کرتا ہے اس کے لیے پوری طرح اور وہ مومن بھی ہو **فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا** پس یہ وہ خوش نصیب ہیں جن کی کوشش مقبول ہوجائے گی۔ **كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ** ہر ایک کی ہم امداد کرتے ہیں ان کی بھی جو طلبِ دنیا ہیں ان کی بھی جو طالبِ آخرت ہے آپکا رب اپنی بخشش میں سے دونوں کو مدد دیتا ہے **وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا** آپ کے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں ہے **(سبحان اللہ)**

تو یہ تین آیت ہیں جو پڑھنے کی سعادت ملی ہے آیت نمبر ۱۸ پڑھی ہے آیت نمبر ۱۹ پڑھی گئی ہے آیت نمبر ۲۰ پڑھی گئی ہے یہ تین آیت ہیں جن کا موضوع ایک ہی ہے اب آپ کو یقیناً قرآن سے موضوع نکالنا آ گیا ہوگیا کہ کس طرح موضوعات جو ہے قرآن سے نکالے جاتے ہیں اسکو پتہ چل جاتا ہے جو قرآن کو بار بار توجہ سے یکسوئی سے بڑی ترتیب سے پڑھتا چلا جاتا ہے اسکو اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہ آیات الگ بات کررہی ہیں اور اسکے بعد یہ جو اگلی آیات ہیں یہ اور انداز اختیار کررہی ہے وہی سے موضوع بدل جاتا ہے و یہ ماشاءاللہ اب آپ کو اس کا اندازہ ہوگیا ہوا ہے یہ اچھی بات ہے اگر آپ کو اس کا پتہ چل گیا ہے آپ کو کم ازکم قرآن کی فہمی کا پہلا جو اس کا سٹائل ہے وہ آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ یہ آیت اتنی ہے اس میں بات یہ ہورہی ہے اگلی آیتیں اور ہیں۔

آیت نمبر ۱۸ میں بڑی واضح بات کی ہے جو دنیا کا طلب گار ہے یعنی اسکی طلب کیا ہے؟ دنیا ہے وہ سجدہ کرتا ہے دنیا کیلئے وہ رکوع کرتا ہے دنیا کیلئے نماز پڑھتا ہے دنیا کیلئے قرآن پڑھتا ہے دنیا کے لئے تسبیاں کرتا ہے دنیا کے لئے درود پڑھتا ہے دنیا کیلئے حج عمرے کرتا ہے کوئی بھی نیک عمل کرتا ہے لیکن اسکی طلب کیا ہے دنیا ہے وہ دنیا کیلئے ہی کررہا اسکا مقصد دنیا ہے اسکو ان چیز سے کوئی غرض نہیں ہے کہ وظیفہ مجھے کیا ثواب دے رہا ہے؟ کیا مجھے اللہ کی بارگاہ سے مجھے اس سے ملنا ہے بیعت بھی وہ دنیا کیلئے کرتا ہے مرشد کے پا س بھی دنیا کیلئے جاتا ہے اور اس کی جو پہلی اور آخری ترجیح ہے وہ دنیا ہے اس کی preference میں خدا نہیں ہے یعنی اس کے جو ارادے ہیں ان میں اللہ نہیں ہے ارادوں میں اللہ نہیں ہے وہ اللہ کیلئے نہیں کررہا کیونکہ اس کی طلب آخرت کی بجائے دنیا ہے تو اللہ نے دیکھو کیسا اصول دیا جو تم میں سے جو دنیا کی طلبگار ہے جو لوگ صرف دنیا کے طلب گار ہیں

الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ

ہم اسے دنیا میں سے جلدی دے دیتے ہیں وہ پائے گا جو وہ چاہتا ہے ملے گا اسے گوٹھی بن جائے گی اسکی کار لے لے گا بڑی کاروباری شخصیت بن جائے گا اسکو ہم ایک بنادے گے جو وہ چاہتا ہے اسے ملے گا کیونکہ اللہ فرما رہا ہے کہ ہم جلدی دے دیتے ہیں اسے ہماری طرف سے بھی جلدی اسے دیا جاتا اور وہ کوشش تو کرتا ہے اپنی جو اس میں کرنی ہوتی ہے لیکن اللہ کی طرف سے بھی جلدی اس پر جلدی عنائیات ہوجاتی ہے تو لہذا یہ جو آپ کے سامنے ایک حقیقت کھولی گئی میرے سامنے بھی کھولی کہ اللہ کی بارگاہ سے ایسے لوگوں کو حصہ جلدی دیا جاتا ہے جو دنیا کے طلبگار ہوتے ہیں ابھی آیا ہی تھا دو چار وظیفے پڑھے ہونگے تو برکت ہوگئی اولاد بھی ہوگئی کاروبار بھی چلا پڑے شادیاں بھی ہوگئی یہ کیا ہوگیا ایک دم سے دنیا کی ساری چیزیں تو اللہ فرما رہا ہے کہ یہ ہمارا اصول ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اپنے دربار میں پسند ہی نہیں کرتا کہ وہ بار بار آئے لہذا جلدی دینے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسکو بھاگنا مقصود ہوتا ہے کہ یہ چلا جائے بس اور وہ چونکہ اللہ کی Good Books میں نہیں ہوتا اللہ کو پیارا نہیں ہوتا تو لہذا اللہ بھی اسے اپنے دربار میں زیادہ دیر برداشت نہیں کرتا اور اسکو وہ نعمت دے کر جو وہ چاہتا ہے اس کو وہاں سے فارغ کردیا جاتا ہے یہ بہت بڑا اصول آج ہمارے سامنے آیا ہے کہ جلدی دینے کا مطلب یہ ہے کہ یہ نہیں کہ وہ بہت بڑی قبول شدہ شخصیت ہوتا ہے اور اس کو بڑی اللہ کی خاص personality کا معاملہ بنا ہوا ہے اللہ اس کو بہت پسند کرتا ہے نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اسکو جلدی بھاگنے کے لئے ایسا کیا جاتا۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے آقا علیہ اسلام نے فرمایا

کہ جب کوئی بندہ اللہ کو پسند آجاتا ہے تو اللہ اسے اپنے دربار سے جانے نہیں دیتا۔

وہ اس کے دربار کو پکا فقیر بنتا ہے یہ اس کی علامت ہے کہ اللہ نے اسے پسند کر لیا۔

بزرگ فرماتے ہیں یہ تو تم دعا کرتے ہو کہ تم اللہ کو پسند کرتے ہو اللہ سے محبت کرتے ہو یہ بھی دھیان رکھنا اگر اللہ نے تم سے محبت کر لی نہ تو پھر چھٹی کوئی نہیں ہے پھر کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے اگر اللہ نے تم سے پیار کر لیا تم تو کہتے ہو تمہیں اللہ سے محبت ہوگئی ہے کہتے رہوں اگر اللہ نے تم سے محبت کر لی تو پھر دوسرا راستہ کوئی نہیں ہے پھر تم جا کہی نہیں سکو گے کیونکہ بزرگ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اصول دیا ہے قرآن پاک میں کہ ہم جلدی دے دیتے ہیں تو اللہ والے اپنی دعاوں کو مانگتے مانگتے اندر ہی اندر کچھ اور بھی بات کر رہے ہوتے ہیں ایک راز کی بات بتاؤ اللہ سے ہم مانگ تو رہے ہوتے ہیں لیکن وہ اندر ہی اندر سے کچھ اور بھی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ مولا نہ ہی دے رہنے ہی دے یہ تو اس لئے مانگ رہا ہوں کہ تو نے کہا کہ مجھ سے مانگوں مجھے اچھا لگتا ہے قبول کر لوں گا میں فرض پورا کر رہا ہو تجھے خوشی ہوتی ہے تجھ سے مانگنا اگر تجھ سے کوئی نہیں مانگتا تو اس سے ناراض ہو جاتا ہے وہ جو اس سے نہیں مانگتا تو اللہ تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے تجھ سے دعا تو کر رہا ہو لیکن اندر سے یہ بھی کہہ رہا ہو مولا رہن ہی دے جس طرح چل رہا ہے چلتا رہے مل گیا تو کہی طلب کم ہی نہ ہو جائے تو یہ جلدی چلے جانا یہ وہ نہیں چاہتے۔

قرآن کہہ رہا ہے کہ جو لوگ دنیا کہ طلبگار ہیں ہم انہیں جلدی دے دیں گے ٹائم نہیں لگائے گے دوسری دعا کا موقع ہی نہیں دے گے اس لئے کہ آپ ہماری ناپسندیدہ شخصیت ہے رہنے دے (اللہ) تو ساتھ دیکھو کیا بات کی ہے جتنا چاہتے ہیں جسے چاہتے ہیں پھر مرضی ہے ہماری ہم اسے بہت دیتے ہیں جتنا چاہتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں بظاہر وہ ایک دستخط بھی نہیں کرنے آتے ہوں گے اور کروڑ پتی ہوگا یہ ہے جسے چاہتے ہیں بھئی وہ کروڑ پتی کیسے بن گیا وہ عرب پتی کیسے بن گیا؟ اسکو دستخط کرنے نہیں آتے ایک بے وقوف سا جاہل سا شخص ہوگا لاکھوں کروڑوں کی جائیدایں بنا رہا ہوگا تو اسے کہتے ہیں جسے چاہتے ہیں یہ ہماری مرضی ہے کہ ہم پھر جسے چاہتے ہیں جتنا چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں ہمارے لئے کوئی اسے روک نہیں سکتا پھر ہماری مرضی ہے ہماری تقسیم ہے ہم جسے چاہے دے **تو اللہ اس سے محفوظ فرمائے (آمین)** یہ چیز مناسب نہیں ہے اور نہ ہی ہم ایسا چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں ایسے لوگوں میں شامل کرے جو دنیا کے طلب گار ہے تو ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ میں دوسری وجہ بھی بتا دو کیونکہ وہ اللہ کی Good Books میں نہیں ہوتا وہ ناپسندیدہ آدمی ہوتا ہو تو لہذا اللہ اسے جلدی فارغ کر دیتا ہے اور دوسرا یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ ایک شخص کو آپ مطلب پورا باغ دینا چاہے اور وہ ایک پتی کے اوپر لڑائی کرے تو وہ اسی قابل ہی ہے کہ اسے ایک پتی دے کے بھیج دیا جائے وہ اسی قابل ہے کہ وہ بہت بڑی عظیم شے کے بدلے میں ایک چھوٹی شے کو مانگ رہا ہے کہ ایک بہت عظیم شے سے اعراز کرتے ہوئے چھوٹی شے کو طلب کر رہا ہے لہذا وہ کیا ہوتا ہے کہ بڑی شے جو تھی وہ آخرت تھی جیسے

آقا علیہ السلام نے فرمایا

☆ کہ ایک سمندر کی مثال ہے اگر تم اس میں سوئی ڈبو کے باہر نکالو جو پانی سوئی کی نوک کے اوپر ٹھہر گیا ہے وہ دنیا ہے اور وہ جو سامنے اتنا موحیط نظروں سے بھی پڑے کہی جا کے سمندر ہے وہ آخرت ہے تو دنیا کی آخرت کی یہ مثال دے کے سمجھایا گیا کہ اتنی قلیل شے کیلئے تم اتنا زور لگا رہے ہو اتنی قلیل چیز تھی وہ کہ سوئی کے نوک کے اوپر جو پانی ٹھہر گیا پہلے تو اس پانی کو ناپو نہ کہ وہ پانی کتنا ہے کوئی خوردبین پکڑ وو وہ سوئی کی نوک کو خوردبین کیساتھ ناپو کہ اس کے اوپر کتنا پانی ٹھہر گیا ہے شائد کروڑ واحصہ عرب واحصہ بھی نہیں بنے گا قطرے کا تو حضورﷺ فرما رہے ہیں یہ دنیا ہے اور وہ سامنے جو تمہیں سمندر نظر آ رہا ہے وہ آخرت ہے۔

☆ یا ایک اور مثال لے لیں ساری زمین کے سمندروں کے کنارے کے اوپر جو ریت ہے اس کے اوپر سے ایک زرہ اٹھائیں تو یہ دنیا ہے اور وہ جو ساری زمین کے سمندروں کے کنارے کی ریت ہے وہ آخرت ہے تو اب مجھے بتائیں کہ کیا ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اللہ کہہ رہا ہے کہ ہم جلدی دے دیتے ہیں بھئی تم متنی قلیل شے کی تم طلب کر رہے ہو ہم تمہیں بہت بڑی شے دینا چاہتے ہیں تم نہیں لینا چاہتے so what جاؤ ایسے شخص کو پھر دنیا میں آپ دیکھتے ہیں کہ عجیب غریب اسکو احوال ملتے ہیں دنیا میں اسکو بڑی بلندیاں ملتی ہیں تو وہ پھر غلط فہمی کا بھی شکار ہو جاتا ہے کہ دیکھا ہر شے تو مل گئی تو لہذا یہ آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے اور دیکھئے کیا کہا

ثُمَّ جَعَلْنَالَهُ جَهَنَّمَ اور پھر ہم اسکی final destination جہنم کو مقرر کر دیتے ہیں (استغفر اللہ)

ہم اسکو لکھ دیتے ہیں ہم سیل بند کر دیتے ہیں اور ہم اس کو ڈپا لگا دیتے ہیں کہ یہ جہنمی آدمی ہے ہم مقرر کر دیتے ہیں اس کے لئے جہنم تو لہذا چند روزہ زندگی کو جناب نے اپنے موجود ں سے گزارہ ہے تو پھر آگے دیکھئے کیا حال ہوا تو آپ دیکھ لیں کہ آج یورپ کے حالات آپ کے سامنے ہیں جو کچھ بھی ہوا امریکہ یورپ اس طرح کے جتنے بھی مما لک ہیں وہ

سارے آپ کے سامنے ہی ہیں چمکتی سڑکیں بلند وبالا بلڈنگ اعلیٰ قسم کے ان کے معاملات اعلیٰ قسم کے ایک بہت بڑی economy کھڑی کی ہوئی ہے انہوں نے تو وہ جو دنیا چاہ رہے ہیں تو کیا اللہ نے دی نہیں ہوئی وہ سارا کچھ تو دے دیا نہ یہی چاہتے ہیں نہ وہ سارا کچھ تو دے دیا نہ اسی کے لئے کوشش ہو رہی ہے دن رات محنت ہو رہی ہے آفس میں لگے ہوئے ہو وہ لوگ ٹھیک ہے ہمارے کام بھی رہی ہے مسلم دنیا بھی اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے لیکن اصل میں ان کی جو کوشش ہے کیا اللہ دے نہیں رہا نہیں وعدہ پورا ہو گیا نہ ہم جلدی دے دیتے ہیں مسلمان کھپ گے علم بھی لیا پڑھ پڑھ کے قرآن بھی ہمارے پاس حدیثیں بھی ہمارے پاس سب کچھ ہے ہی کوئی نہیں اور ادھر جناب ایسے لہرے بہریں ہیں کہ حد ہو ئی ہوئی ہے علامہ اقبال نے بھی شکوے میں بات کی تھی

؎ رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر اور برق گرتی ہے بیچارے مسلمانوں پر

تو خیر وہاں رحمتیں ہی رحمتیں ہے لہلاتیں درخت چمکاتی سڑکیں تو لہذا اس سے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے قرآن کہہ رہا ہے جو تم چاہتے تھے جتنا چاہتے تھے ہم نے دے دیا اس کے بعد آخر میں کیا ہے جہنم ہم نے ان کیلئے رکھی ہے **یَصْلٰهَا مَذْ مُوْ مًا مَّدْ حُوْرًا** اور وہ ٹھکرایا ہوا اُدھر جا کے گرے گا بدبخت جس نے صرف دنیا کی طلب میں زندگی گزار دی میرا خیال ہے حضور علیہ اسلام کی اس حدیث کے بعد شاید ہی کوئی کثر رہ جائے سمجھنے والا کوئی بندہ ہوگا تو کیا کہا جا سکتا ہے تو

آقا علیہ اسلام نے فرمایا

الدنیا جیفة وطالبها كلاب

دنیا ایک مردار ہیں اور اسکے پیچھے بھاگنے والے کتے ہیں۔

لہذا اس کی طلب رکھنے والا کتا ہے تو حضور ﷺ نے اسکو کتے سے تشبیہ دی ہے تو لہذا وہ اس قدر ظالم آدمی ہے اس نے دنیا کو اس قدر اختیار کیا کہ اس نے کچھ بھی آخرت کا نہیں چھوڑا **اللہ ایسی حالت سے محفوظ فرمائے (آمین)**

اس کے بعد فرمایا

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْ مِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًاO

اور جو آخرت کا طلبگار ہوتا ہے اور اسکے لئے پوری طرح کوشش کرتا ہے اور وہ مومن بھی ہوتا ہے تین شرطیں لگائی

ایک تو یہ اسکا ارادہ آخرت ہو کوئی دنیاوی مقصد اسکے سامنے نہ ہو اور کسی بھی اپنی عبادت کو کسی بھی دنیا کیلئے نہ کرے اسکا سجدہ اس کو رکوع اس کی تلاوت اس کا درس قرآن اس کا شیخ کے ساتھ رابطہ محبت پیار یہ سب آخرت کیلئے ہو اور اس کا مقصد ہی آخرت وہ اپنا انداز ہی ایسا بنائے کہ لگے کہ حضرت صاحب مجھے آپ سے بھی غرض کوئی نہیں ہے مجھے اپنی آخرت غرض ہے اور آپ جو بڑے پیار و محبت سے میری تربیت کر رہے ہیں یہ آپ کی محبت ہے پر میری طلب ''اللہ'' ہے **(سبحان اللہ)**

آپ کا اپنا مقام ہے آپ کی اپنی میرے ساتھ محبت ہے پیار ہے میرا بھی آپ کے ساتھ ہے لیکن میری طلب اللہ ہے تو لہذا بعض اوقات انسان جو ہے نہ یہ سمجھ نہیں پاتا اور وہ شیخ کے ساتھ ایسا راستہ بنانا چاہتا ہے ایسا معاملہ کرنا چاہتا ہے کہ جو اللہ سے ہونا چاہئے تھا تو یہاں وہ بہت بُری خطا کھاتا ہے سنو ایک بات بہت بڑا اس سے یہاں ڈھنڈا پڑتا ہے کیوں کیونکہ شیخ بھی ایک انسان ہے ٹھیک میں محبتِ شیخ اپنی جگہ پیار محبت عزت ایک عزت اور ایک خاص قسم کا مقام ہو ایک جگہ پر جب آپ وہی محبت جو اللہ اور اسکے رسول کی تھی وہی آپ شیخ کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں تو آپ بہت بڑا مسئلہ کھڑا کر دیا جاتا ہے کیونکہ شیخ بھی انسان ہوتا کہی نہ کہی سے کوئی نہ کوئی بات ایسی دل میں جو بتی ہے آپ کہتے ہیں لو میں نے کہاں رکھا ہوا تھا یہ کیا بن گیا ہے او بھئی ایسا نہیں کرتے ایسا انداز اختیار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آپ کی طلب پھر بھی آخرت ہونی چاہئے اور جب آپ یہ راستہ اختیار کرتے ہیں تو ہمیشہ آپ کو شیخ سب سے اونچا نظر آئے گا اور آپ بہترین چلیں گے اسکے ساتھ اور میرے **حضرت صاحب اللہ ساری رحمتیں آپکو عطا فرمائے (آمین)**

ہم نے ان کے ساتھ کبھی یہ سپر مین طرح کی محبت نہیں کی اسطرح یہ جو آج کریکٹرز ہیں کہ یو کر کے ایسے کر دیں گے تو ایسے کر کے ایسے کر دیں گے تو یہ کر دیا انہیں سارا پتہ ہے یہ بھی کر سکتے ہے اسطرح کی محبتیوں کی اجازت نہیں ہے شیخ کے ساتھ آپ نے اپنے آپ کو اس طرح سے لے کے چلنا ہوتا ہے کہ یہ بھی انسان ہے ان کے بھی گھر کے معاملات ہے ان کی بھی زندگی ہے یہ بھی اپنے ایک حساب سے چل رہے ہیں ان کا بھی اپنا ایک انداز ہے مجھے آپ آپ کو اس طرح سے لے کر چلنا ہے کہ مجھے ان سے ہر صورت آخرت لینی ہے باقی جہاں جہاں یہ ہیں وہ ان کے اپنے معاملات ہیں بے شمار ایسی مثالیں موجود ہے جو شخص آخرت کی طلب نہیں رکھتا وہ اس لیول پے آ کے شیطان اسے گمرہ کر دیتا ہے کہ سب سے پہلے کہا پہلی شرط لگائی۔

☆وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ

جس کا ارادہ آخرت ہو میری آخرت بن جائے کسی طریقے سے میری بخشش ہو جائے بس کسی طریقے مجھے اللہ معاف کر دے تو اسکے لئے پھر یہ اس طرف آئیں گے ایسا شخص جب آخرت کا اردہ کرتا ہے تو پھر کمال ہو جاتا ہے پھر وہ شخص نہ گرمی دیکھتا ہے نہ سردی دیکھتا ہے نہ وہ بہار دیکھتا ہے نہ وہ خزاں دیکھتا ہے پھر نہ وہ موڈ دیکھتا ہے نہ پریشانی دیکھتا ہے نہ وہ خوشی دیکھتا ہے نہ غمی دیکھتا ہے اس کو تو اپنے آپ سے غرض ہوتی ہے اور اس کیلئے چاروں لاچار بہت کچھ کرتا ہے پہلی شرط یہ لگائی (**انشاءاللہ**) اللہ توفیق دے یہ بہت بڑا تصور ہے جو قرآن دے رہا ہے تو تم نے اپنی توجہ آخرت پہ رکھنی ہے تو اب جب یہ ہو گیا تو کیا کہا

☆ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا

اور وہ اس کیلئے پوری طرح جد جہد بھی کرتا ہے تو دوسرا کہا اس کے لئے پوری طرح جدوجہد کرتا ہے یہ دوسری شرط ہے پہلی شرط تھی مقصد آخرت ہوتا ہے صرف مقصد آخرت بنانا مقصود نہیں ہے اس کیلئے سر توڑ کوشش کرتا ہے تو پھر وہ قرآن دو لفظ لگا رہا ہے **وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا** کہ یعنی وہ کوشش کرنے کی حد کر دیتا ہے یعنی آخرت کو اب اس نے پانا ہے نہ تو یوں اس کی فرقی گھومنی ہے تو پھر وہ راتوں کی نیندیں بھی حرام کرے گا وہ بارش اور گرمی میں بھی دین کو پھیلانے کی کوشش میں لگا رہے گا ہر قسم کی تنگی میں بھی جو بارش تیز ہوا کی دکھوں کی چلے گی تو بھی اس میں بھی اس کی ہمت کم نہ ہوگی ہوگئی وہ اپنی کوشش میں لگا رہے گا یہ قرآن کہہ رہا ہے کمال کوشش کرے گا۔

میرے دائیں ہاتھ پر چانداور بائیں ہاتھ پر سورج بھی رکھ دو گے تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا

یہاں تو ایسی حالت ہی کوئی نہیں ہے کہ کوشش کرے یہاں چار نمازیں پڑھ کے لوگ احسان کرتے ہیں چار نمازیں پڑھ لیتے ہیں قرآن کی آیتیں پڑھ لیتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے بہت احسان کیا ہے شیخ کو آج تک آپ نے وقت ہی کتنا دیا ہے شیخ کیلئے کیا کوشش کی ہے آج تک آپ نے قرآن دوسری شرط لگا رہا ہے درمیان میں اس کی شرط یہی ہے کوشش بھی پھر کرتا نظر آتا ہے گھر بیٹھ کر آخرت کا ارادہ کر لیا ہے میں نے اردہ کر لیا کہ میں نے آخرت کو پانا ہے تو کیا بھئی گھر بیٹھ کے تمہیں آخرت مل جانی ہے نہیں پھر تم نے اس کے لئے پوری کوشش کرنی ہے پھر منصوبے بنتے ہیں پھر پروجیکٹ launch ہوتے ہیں پھر بڑی بڑی اس کیلئے کوششیں کی جاتی ہیں محنت کی جاتی ہے تو پھر اسکے لیے اپنے آپ کو خوب رگڑتا ہے صحیح رگڑنے کی طرح چنڈیا جاتا ہے سہی وہ تو اتنی محنت کرتا ہے کوشش کرتا ہے تو کوشش بھی کہتی ہے کہ بس کر دے بھئی اتنی کوشش لہذا یہ میں سمجھتا ہوں کہ میں یہ بہت کم لوگ اس کی اول تو لوگ پہلی شرط کی پوری نہیں کرتے تو ارادہ آخرت ہوتا ہی نہیں اور بس ایک محبت سی مجھے بڑی محبت مجھے بڑا پیار بھئی بڑا پیار تو آخرت کدھر گئی جو ہی زرا سی ڈانٹ پڑھ جائے گی زرہ سی مصیبت پڑھ جائے گی تو چونکہ وہ محبت اس انسان سے ہو رہی ہوتی ہے تو کام خراب ہو جاتا ہے تو وہ پھر آگے نہیں جا پاتے تو دوسرا لفظ بڑا پیارا لگایا کہ اس کیلئے پھر وہ سر توڑ کوشش کرتا ہے اس کیلئے میں نے دیکھا ہے کہ کہ ہمارے وہ ساتھی جو حضرت صاحب کے ساتھ ایسا کرتے تھے وہ آج بھی ایسے ہی ہے ان کی کوششیں اپنے شیخ کے ساتھ اسی طرح ہے اور ہمارے پاس سوائے کوشش کے ہے ہی کیا ہماری جو پہنچ ہے ہمارا جو دائرہ اختیار ہے وہ کہاں تک ہے کوشش تک ہے نہ اس کے آگے ہمارا اختیار ہی نہیں اس کے آگے اللہ نے ہمیں دیا ہی کچھ نہیں انسان کیلئے ہیں ہی کچھ نہیں سوائے کوشش کے یہ دینی معاملات کے لئے آپ ہر وقت available رہتے ہیں لیکن جہاں کہی ایسا معاملہ آتا ہے آپ کے اندر گھر کے اندر بہت سارا ایسا معاملہ ہوتا ہے۔

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا اور تیسرا لفظ بہت خوبصورت اور وہ مومن بھی ہو(سبحان اللہ)

تین شرطیں پوری ہوگئی

☆ارادہ آخرت کا ہو

☆کوشش کمال کی ہو

☆اور مومن ہو(سبحان اللہ)

یقین محکم عمل پیہم

یقین بھی ہو ایمان جسے کہتے ہیں عمل پیہم مسلسل کوشش بھی ہو

؎جہاد زندگانی میں ہے یہ مومن کی شمشیریں

تو لہذا یہ جو خوبصورت انداز قرآن میں کہا ہے مومن بھی ہو مومن سے مراد کون ہے؟

آقا علیہ وسلم نے فرمایا

تم میں مومن وہ ہے جس کے لئے میری ذات تم سب کائنات کے لوگوں سے بڑھ جائے۔ وہ مومن ہے اسکا مطب یہ ہے عشقِ رسول کی برکتیں بھی اس کے اندر ہیں اسے نبی ﷺ سے توٹ کر محبت ہو آقا علیہ السلام کیساتھ اسکا بہت پیارا رشتہ ہو حضور علیہ السلام کیساتھ اس کی کمال قسم کی Afaliation ہو یہ تین شرطیں قرآن لگا رہا ہے

☆ارادہ آخرت کا بنائے

☆سر توڑ کوشش کرے

☆حضور سے محبت کی جو نورانی شوائیں ہے وہ بھی اس کے اندر ہو

نیز اارداہ آخرت کا بنایا ہوا ہے کوشش پوری ہو رہی ہے نبی سے تعلق بھی نہیں ہے ایسے بھی خوخشک مولوی ملے گے آپ کو خشک یا دانِ اخشک مسئلے بڑے سنائیں گے آپ کو آخرت کی بھی آخیر باتیں سنائیں گے تمہیں (آہ ہا) بہت زبردست تمہیں دین میں کوشش بھی بڑی کر رہے ہوں گے جہاں حضور ﷺ کی بات آئے گی وہاں لپیٹ جائے گے جہاں آقا ﷺ کی بات آئے گی وہاں پر چھپا جائے گے بس دوری دوری کرو ہلکی سی بس ٹھیک ہے نبی ہیں بس اتنا ہی آخرت بہت بڑی ہے بھئی آپ ترتیب دیکھیں پہلے کہا ٹھیک ہے آخرت کی فکر کر لو اس کے بعد عمل کر لو یعنی کوشش کر لو لیکن آپ کے اندر اگر حضور ﷺ کا پیا رنہ ہوا تو یہ دونوں ہی ضائع ہو جائیں گے (سبحان اللہ)

؎ کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں

تو دونوں ہی ضائع کر دیں گے ہم جب تیسری بات آتی ہے تو اصل میں جب اللہ تیسری بات کر رہا ہے تو اس پر سارا انکسار ہوتا ہے اور جو تیسری بات ہوتی ہے وہ پہلی دونوں باتوں کی برکتیں لئے ہوتی ہے جب آپ علم کلام پڑھتے ہیں نہ تو اس میں ترتیب اس طرح سیٹ کر دی جاتی ہے کہ جب دوسری یا تیسری آخری بات آئے گی ہو تو پہلی تینوں کی برکت اس میں آئے گی یہ علمِ کلام کو رول بھی ہے اصول بھی ہے اور قرآن تو علم کلام میں سب سے اونچا کلام ہے کلاموں کا بادشاہ قرآن تو یہاں کیسے اس اصول کو ضائع کیا جائے یا اس اصول کو بو لیا جائے اور اللہ نے اس اصول کو رکھتے ہوئے آخر میں کہا وَهُوَ مُؤْمِنٌ حالانکہ ہونا چاہئے تھا کہ پہلے یہ بات کی جائے کہ مومن ہونا چاہئے ہئ بندہ اور اسکے بعد آخرت کی فکر کرے عمل بھی کرے کوشش بھی کرے عمل پیہم کرے کہا نہیں نہیں یہ ترتیب نہیں ٹھیک ہے اے نبی آخر میں رکھو جو سب سے اہم ہے وَهُوَ مُؤْمِنٌ یہ عمل اور وہ مومن بھی ہو اور اب اسی آیت میں اللہ نے ایک اور آیت کا بھی ترتیب کا ایک اور انداز بنایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّنْ ذَ کَرٍ اَوْ اُونْثیٰ وَ ھُوَ مُئومِنٌ فَلَنُحِیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً

تم میں سے کوئی بھی صلح عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت لیکن ہو وہ مومن تو پھر ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

وہاں بھی وہی ترتیب ہے **وَھُوَ مُؤ مِنٌ** پر آ کر Emphasize اسی پر کر دیا وہاں بھی Dependency لا کر ساری وھومومن پر رکھی ہے اور یہاں بھی ساری ڈیپنڈینسی لا کے مومن پر رکھی علامہ نے اسی لئے کہا تھا نہ کہ

؎ محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرطِ اول   اسی میں اگر ہو خامی تو ہر شے نامکمل ہے

ہر چیز نامکمل ہو جائے گی اگر آپ اس سے اعراز کرے گے تو اسلئے ہمیشہ سے یاد ان خشک نہیں بننا ہم نے تر زاہد بننا ہے تر عبادت کرنے والا صرف قرآنی آیت نہ سنیں نعتیں بھی سنے آقا علیہ السلام کی نعتیں بھی پڑھے حضور ﷺ کی نعتوں کو بھی سنا کریں آپ کی نعت سننا بھی قرآن ہی ہے (سبحان اللہ) لہذا آقا علیہ السلام کے ساتھ محبت اور پیار کا جو انداز اللہ نے یہاں دیا میں سمجھتا ہو یہ ایک بے مثال انداز ہے اچھا جب اس کو ختم کیا تو کیا خوبصورت بات کی

فَاُولٰٓئِکَ کَانَ سَعْیُھُمْ مَّشْکُوْرًا

پس یہ وہ خوش نصیب ہے جن کی کوشش مقبول ہو جائے گی یہ جو بھی کریں گے ہمیں قبول ہے (سبحان اللہ) یہ جو بھی کرے گے یہ چھوٹا عمل کرے بڑا عمل کرے یہ ہم سے مانگے نہ مانگے جو بھی یہ صحیح کرے گے ہمیں قبول ہے ہم اس کو Reward دے گے اب دیکھیں طالبِ مولا کے لئے اصول کیا ہے؟

طالب مولا کیلئے اصول ہے **کَانَ سَعْیُھُمْ مَّشْکُوْرًا** اور اُدھر طالبِ دنیا کے لئے کیا تھا؟ بھئی جتنا چاہے گے دیں گے کوشش وہ کر رہا ہے کے ٹو کے پہاڑ جتنی اللہ ہو سکتا ہے ایک تر کو نے جتنا اسے دے مرضی ہے نہ اللہ کی کہا جتنا چاہے دے گے بھئی کوشش تم کر رہے ہو نہ دنیا کی محنت تم کر رہے ہو ہماری مرضی ہے نہ ہم تمہیں نہ دے جتنا چاہے دے یہ یہاں نہیں ہے طالبِ مولا کے لئے نہیں ہے کہا جتنی بھی تم کرو گے ہم تمہارے مشکور ہوں گے دیکھئے لفظ کتنا پیارا لگایا ہے ہم مشکور ہیں جیسے اردو میں کہا جاتا ہے کہ ہم تمہارے مشکور ہیں کہ تم نے ہمارے ساتھ یہ عمل کیا تو اللہ کہہ رہا ہے کہ ہم اس کے مشکور ہوں گے کہ وہ ہمارے لئے اتنی محنت کرتا رہا ہم کسی شے کو جانے نہیں دیں گے ہم کسی شے کو جانے نہیں دیں گے ہم اس کی کوئی دعا کو رد نہیں کرے گے اس نے کسی بھی جگہ کوئی بات کی ہو وہ پوری کر دیں گے ہم **(سبحان اللہ)(اللہ)**

ایک کے بدلے دس دیں گے ایک کے بدلے ستر دیں گے ایک کے بدلے چودہ سو دیں گے ہم دیتے چلے جائیں گے اور ہم اس کی ہر سَعْیُھُمْ کہ مشکور کریں گے **(سبحان اللہ)** حد ہو گئی بلکہ ایک اور جگہ قرآن نے کہا ایک کے بدلے بے حساب دیں گے یہ اسے کہتے ہیں **سَعْیُھُمْ مَّشْکُوْرًا** الہذا تم صرف اپنی یہ تین شرطیں پوری کر دو اس کے بعد جو بھی ہم سے مانگتے جاؤ گے ہم تمہارے لیے ہر وعدہ پورا کریں گے **(اللہ)** اب دیکھیں یہ تو آپ نے سن لیا دو آیات سن لیں آپ نے طالبِ دنیا کے لیے اور طالبِ آخرت کے لیے یہ دو آیات آپ کے سامنے آ گئی اب اصل میں اگلی آیت ہے جس میں میں آپ کو لانا چاہتا تھا اور آیت #20 جو ہے یہ اصل میں ان دونوں آیات کا لب لباب بنے گی۔

آیت # 20

کُلًّا نُّمِدُّ ھٰٓؤُ لَآءِ وَھٰٓؤُ لَآ ءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ ط وَمَا کَانَ عَطَآ ءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا O

ہم ہر ایک کی امداد کرتے ہیں ان کی بھی جو طالب دنیا ہو اور ان کی بھی جو طالب آخرت ہو (اللہ) آپ کے رب کی بخششوں سے ۔

اللہ فرما رہا ہے کہ میں اگر اپنی بخشش پہ آ ؤ نا تو میری مدد دونوں کے لئے ہے میں دونوں کو ہی اپنی امداد عطا کرتا ہوں اگر کوئی دنیا کی طلب کر رہا ہے دنیا کے لئے محنت کر رہا ہے دنیا کے لئے کوشش کر رہا ہے تو ہماری طرف سے کبھی بھی اس کو پریشانی نہیں ہوگی ہم اس کی بھی مدد کریں گے اس کو بھی اسباب مل جائیں گے اس کو بھی لوگ مل جائیں گے اس کو بھی آگے لوگ عزت دیں گے پیار کریں گے اسکو بھی گاڑیاں مل جائیں گی اس کو بھی مال مل جائے گا پیسہ مل جائے گا دولت مل جائے گی عزتیں پائے گا تو یہ اصل میں ہم کیا کر رہے ہیں اس کی

مدد کر رہے ہیں اس کی بھی تو مدد ہو رہی ہے کہا کہ اے نبی! اگر آپ میری بخشش پہ آتے ہیں نا تو ہم دنیا کے اندر اس کی مدد میں لگے ہوئے ہیں جو دنیا کی طلب میں لگا ہوا ہے کبھی ایسا نہیں ہوا نا کہ فرشتے آ کے اس کو کھینچ دیں اس کو اس کی دکان سے باہر نکال دیں یا فرشتے اس کو اس کے کاروبار میں جانے سے روک رہے ہیں کبھی ایسا نہیں ہوا اللہ نے کہا ٹھیک ہے کما تو میرا سورج حاضر ہے میری ہوائیں حاضر ہیں کوئی شے تمہیں نہیں روکے گی اللہ فرما رہا ہے یہ دیکھو اس کا اصول ذرہ دھیان سے سننا وہ کہہ رہا ہے کہ میں دنیا کے ہر طلب گار کی بھی مدد کرتا ہوں یعنی میری طرف سے اگر تم کہہ رہے ہو کہ میں ایسا نہ کرنے دوں اس کو نہ کمانے دوں ایسا میں نہیں ہونے دوں گا اس لئے کہ پھر ہم قیامت کے دن پوچھیں گے کس سے اگر ہم دونوں کی مدد ایک جیسی نہ کریں تو پھر ہم قیامت کے دن سوال ہم کیسے کریں گے؟ جو قیامت کے دن ہماری طرف آئے گا اسے ہم عزتیں دیں گے اور جو ہماری طرف نہیں آئے گا اس کو صرف دنیا میں ہی بدلا دے کر ختم کر دیں گے اس کا دنیا میں ہی بدلا دے دیا جائے گا تو کہا کہ یہ اصول ہے ہمارا کہ ہم دونوں کی ہی مدد کرتے ہیں ایک شخص جب نیکی پہ آتا ہے کا اس کی مدد نہیں ہو رہی ہوتی اس کی بھی مدد ہو رہی ہوتی ہے اس کو فرشتے مدد دے رہے ہوتے ہیں اس کو عزت مل رہی ہوتی ہے دعائیں قبول ہو رہی ہوتی ہیں لوگ اسے دعائیں کر رہے ہوتے ہیں لوگ اسے پیار دے رہے ہوتے ہیں عزت دے رہے ہوتے ہیں برکت دے رہے ہوتے ہیں اس کے لیے بھی استقبال کے لئے بھی لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں سب کچھ اللہ مدد کر رہا ہوتا ہے لوگ مال خرچ کرتے ہیں تو مدد اس کی بھی ہو رہی ہے اور اِدھر ایک جو دنیا دار ہے مدد اس کی بھی ہو رہی ہے اللہ فرما رہا ہے اے نبی! سن لو ہر ایک کی ہم امداد کرتے ہیں اس کی بھی جو طالبِ دنیا ہے اور ان کی بھی جو طالبِ آخرت ہیں آپ کا رب اپنی بخشش میں سے دونوں کی مدد کرتا ہے یہ ہم نے کبھی نہیں کیا کہ سب کے لئے ہماری یہ دنیا کی نعمتیں اور آخرت کی نعمتیں کھولی ہوئیں ہیں اور آخر میں جب آیت ختم کی ہے میں اس آیت میں آپ سے توجہ چاہتا ہوں حد کر دی

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا

اے نبی! آپ کے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں ہم کسی پہ اپنی بخشش بند نہیں کرتے (سبحان اللہ)

یہ دنیا ہم نے اپنی بخشش کے اصول کے ساتھ بنائی ہوئی ہے ہم تمہارا ہر روز ستر گناہ تمہاری تکلیفیں تمہاری پریشانیاں ختم کرتے ہیں ہم ہر روز تمہاری کوتاہیوں کو معاف کرتے ہیں ہم ہر روز اپنے بندے کی کوتاہیوں سے سرفِ نظر کر رہے ہوتے ہیں کیا یہ ہماری بخشش نہیں تو کیا ہے اس کی بڑی بخشش ہے وہ اتنا بخشنے والا ہے وہ اتنا معاف کرنے والا ہے وہ اتنا بندوں کے اوپر کرم کرنے والا ہے کہا اے نبی! بتا دے کہ تیرے رب کی بخشش کسی پر بھی بند نہیں ہے تو کبھی بھی اپنے رب کی بخشش سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے یہ ہمارا اصول ہی نہیں ہے (اللہ)

سورۃ الرحمٰن میں جب اللہ نے آغاز کیا تو الرحمٰن ایک پوری آیت ہے اور اس ایک آیت کا مقابلہ ساری کائنات کی کتابیں نہیں کر سکتیں اس میں اتنی برکت اتار دی گئی ہے الرحمٰن وہ رحم کرنے والا ہے رحمٰن ہے عرب کے اندر یہ اصول تھا کہ جب وہ کسی چیز کو بڑھا کے بتانا چاہتے تو اس طرح آن اس کے آگے لگاتے تھے تو اللہ نے بھی جب اپنے رحم کو بیان کرنا چاہا تو عربوں کے لہجے میں کہا الرحمٰن وہ رحم کا بھی بہت بڑا رحمان ہے اب رحمان کو میں تھوڑا سا آپ کے سامنے رکھوں یوں سمجھ لیں آپ جب کراچی کا سمندر دیکھنے گئے سمندر آپ کے سامنے ہے بہت بڑی اس کی جو وسعت ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں اس کو اور آپ کے سامنے بے قرار سمندر ہے اس کا آخری کنارہ بھی آپ کو نظر آ رہا ہے لیکن کیا خیال ہے بس وہی تک سمندر ہے نہیں وہ آپ کی نظر کی حد ہے اس کے آگے بھی سمندر موجود ہے تو رحمٰن کو سمجھو رحمٰن یوں ہے جیسے وہ ایک بے قرار سمندر ہے اور اس طرح کے کروڑوں سمندر اکٹھے کر و اللہ کا رحم اس سے بھی زیادہ ہے اللہ کی رحمت اس سے بھی بڑی ہے اس لئے الرحمٰن کہا میں رحمٰن ہوں میری بخشش رحمٰن کیساتھ جڑی ہے اور اللہ کو اپنا یہ نام بہت پسند ہے۔

آقا ﷺ نے فرمایا اللہ کو دو نام بہت پسند ہیں

☆عبداللہ اور عبدالرحمٰن

یہ دو نام اللہ کو بہت پسند ہیں رحمٰن اس لئے کہ اس کے اندر اللہ کے رحم کی extreme بیان کی گئی ہے بڑی رحمانیت ہے اور اس کا اظہار قیامت کے دن وہ کرے گا اور اتنا اظہار کرے گا کہ ایک وقت آئے گا کہ ابلیس بھی کھڑا ہو جائے گا اور وہ بھی سوچے گا کہ شاید آج میں بھی بخشا جاؤں اتنی اللہ کی رحمت ہو گی اتنا اللہ کرم فرمائے گا شائد میں بھی آج بخشا جاؤں تو کہا اے بندو میری بخشش تم میں سے کسی پر بند نہیں ہے میں نے تمہارے لئے کتنے اہتمام کیے۔

یہ کھیتیاں میں سر سبز غذا کے واسطے یہ سورج اور چاند ستارے ہیں ضیا کے واسطے
اور تو کسی اور کیلئے نہیں تو خدا کے واسطے

لہٰذا اللہ نے کیسے کیسے انتظام کئے ہم سب کیلئے اتنی برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ وہ ہمیں پال رہا ہے اور کائنات کو وہ کتنے عظیم طریقے کے ساتھ پال رہا ہے فرشتوں کی ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں کوئی رزق لے کے آرہا ہے کوئی برکتیں لے کے آرہا ہے کوئی خوشیاں لے کے آرہا ہے کوئی بادلوں کو ہانک رہا ہیں پانی منوں ٹنوں اٹھا کے وہ زمینوں کے اوپر جا کے سیراب کروار ہا ہے کوئی دو یہاں بیٹھے ڈیوٹیاں لکھ رہے ہیں نیکیاں لکھ رہا ہے جب وہ شخص فوت ہو جاتا ہے تو دونوں فرشتوں کو حکم دہوتا ہے کہا اب اس کی قبر پر جل کر کھڑے ہو جاؤ اور قیامت تک اس کے لئے دعا کرو کتنے اہتمام کرواتا ہے آسمان سے بارشوں کا نزول ہے رحمتوں کا نزول ہے برکتوں کا نزول زمین کے سینے کو پھاڑ کر بیج باہر نکلتا ہے کئی ہزار گندم کے گوشے باہر نکلتے ہیں پھلوں کے پھل تمہارے لئے تیار ہو رہے ہیں چاند کی چاندنی ان میں تمہارے لیے مٹھاس پیدا کر رہی ہے سورج کی گرمی ان کو پکار رہی ہے ستاروں کی جلملا ہٹ ہماری رات کے حسن کو اضافہ کر دے گی ستارے تجھے سمندر میں راستہ دیتے کیلئے استعمال ہو رہے ہیں پوری دنیا کا نظام ہم پہاڑوں کو میخو کی طرح گاڑ دیا تمہاری زمین کا بیلنس ٹھیک کرنے کیلئے ہم نے تمہارے لئے ہر اپنی شے کو مسخر کر دیا لوہا حاضر ہے جانوروں کی کھالیں حاضر ہیں ان کی اون حاضر ہے تمہارے لئے وہ جو راستے بنا دیئے گے پہا ڑوں کے اندر سے گزر و سرنگیں بناؤ سمندروں کی تہہ میں تمہارے لیے خزانے چھپا دیئے سیپ کے اندر موتی کو ڈال کر تمہارے لئے قیمتی ہیرا بنایا یہ کون کر رہا ہے؟ یہ تیرے رب کی بخشش کر رہی ہے تیرے رب کی بخشش کسی پہ بند نہیں یہ سب کچھ تیرے لئے کیا یہ تو چلو زمین کے اوپر بتایا جو آپ کو نظر آرہا ہے زمین کے نیچے زرہ چلو قبروں میں زرہ چلو قبروں کے اندر وہاں الگ قیامت برپا ہے حشر برپا ہے قبروں کے اندر حساب ہو رہا ہے فرشتے اتر رہے ہیں ہر سیکنڈ میں کتنے لوگ قبروں میں جا رہے ہیں وہاں اللہ نیا سسٹم کھول کے بیٹھا ہوا حساب ہو رہا ہے لوگوں کو بخشاء جا رہا ہے قبروں میں لوگوں کے لئے جنت بنائی گئی ہیں قبروں کے اندر جنت کے فوارے اور جنت کی نعمتیں پہنچائی جا رہی ہیں وہ ایک نیا سسٹم ہے جس کا اندازہ لگانا ممکن نہیں بکری بھی تو مری تھی گھوڑا بھی تو مرا تھا کتا بھی تو مرا تھا اٹھا کے ڑوری پہ پھینک دیا تھا۔

☆اے انسان تو مرا تجھے دولہا بنا کے نیا ڈریس پہنا کے تمہارے لئے چارپائی آئی ہے اٹھا کے تمہیں لے کے چلے آہستہ چلو آہستہ کی آوازیں لگا رہیں ہیں میت کو تکلیف نہ ہو میت کو درد نہ ہو تمہارے اوپر پھول پتیوں کی فوار گرائی جا رہی ہے کیا کیا ہے تو نے ہمارے لئے کچھ بھی نہیں کیا اس کے باوجود ہم تیری اتنی عزت کرتے ہیں پھر تو قبرستان میں لے جا کے پھینک دیا نہیں پہلے تیرا باقائدہ جنازہ پڑھایا گیا وہ سارے صفیں بنا کے کھڑے ہو گے ایسا کبھی نہیں ہو گا کسی نس کی مجال نہیں کی کسی دوسری نس کا بلڈ اپنے اندر لے آئے کسی سیل کی مجا ل نہیں کہ دوسرے سیل کے کام میں انٹر فیر کرے کیا سسٹم اس نے کھڑے کر دیئے ہیں اور کتنی عظیم اس کی بخشش ہے (سبحان اللہ) اور کیا بات کی کہ آپ کے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں اور یہ سب کچھ کافر کے ساتھ بھی ہم کر رہے ہیں کوئی مسلم ہیں کوئی ہندو ہے کوئی سکھ ہے ہم سب کو دے رہے ہیں ایک جانور ہے اسکو بھی ہم پال رہے ہیں شیر کو ہم پال رہے ہیں ہم جو ایک سور کو پال رہے ہیں جو غلاظت کھاتا ہے وہ بھی ہمارا پیدا کردہ ہے کیسے اسکے بخشش کے انداز ہیں (اللہ اکبر)

تو اللہ کی تم خوبصورت اداؤں کے خوبصورت انداز پچھلے پہر کے اور یہ سوچ کے دیکھے کہ اس میں اللہ نے کیسی بات کر دی کہ رب کی بخشش کسی پہ بند نہیں۔تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس آیت میں جتنی رونے کی سعادت ملی ہوئی ہے نہ جتنے آنسو بہے اور اس کو کتنی بار اسکو دوہرا کے پڑھا ہوا ہے آج خوشی ہے کہ مجھے پھر پڑھانے کا موقع ملا ہے کہ آپ کے رب کی بخشش کسی پہ بند نہیں پھر پڑھو آپ کے رب کی بخشش کسی پر کم نہیں آپ کے رب کی بخشش کسی پہ بند نہیں آپ کو یوں لگے گا کہ آپ پھٹ جائیں گے اللہ کی محبت میں آپ مر جائے گے وہ پیار وہ محبت آپ کے اندر اس طرح اتر جائے گی کے آپ کی روئے روئے کے اندر اس کی فیلنگ جو ہیں سما جائے گی اتنی محبت اور پیار اس آیت کے اندر اللہ نے ڈالا ہے کہ آپ کے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں (اللہ)

تو یہ کسی کے تخصیص اللہ کہہ رہا ہے میں نے نہیں کی تمہاری مرضی ہے تم ہماری طرف نہیں آؤ گے ہم پھر بھی تمہارے ساتھ ایسا کرے گے ہم پھر بھی تمہارے ساتھ اسی محبت کے ساتھ چلتے رہے گے ہماری طرف سے کمی نہیں آئے گی تو اسی لئے یہ پھر سارا کچھ کہا تو پھر بنتا ہے لفظ کہنا کہ کہ

يَا أَيُّهَا الْاِءِ نسَانُ مَا غَرَ كَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ O

اے بندے! تجھے کس شے نے اس کریم رب سے دور کر دیا ہے۔

مجھے اس شے کا نام بتاؤ یہ اتنی لمبی لسٹ تمہارے سامنے میں نے کھولی تمہارے لئے کچھ بھی نہیں تو قرآن نے بار بار نہیں کہا

فبای الا ربکما تکذبان

کہ تم میری کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے کھولی بات کی۔

تم اگر میری نعمتوں کو گننا چاہو گے تو گن نہیں پاؤ گے تمہاری گنتی ختم ہو جائے گی تمہارے Calculator بند ہو جائیں گے تمہارے سوپر کمپوٹر اپنی آخری حد تک جا کے جل جائے گا لیکن گنتی ختم نہیں ہو پائے گی تو نے کتنا بڑا اس وقت سوپر کمپوٹر کا سسٹم کھڑا کرا دیا اس کی بھی آخری گنتی پہ جاؤ اللہ کی نعمتیں اللہ فرما رہا ہے کہ اس بھی زیادہ ہے تم نہیں گن سکتے ہو تم حساب نہیں کر سکتے (اللہ) بڑی پیاری بات کر بات ختم کر دی کہ ہمارا اصول ہی نہیں ہے کہ ہم تو اپنی اس رحمانیت کی وجہ سے تمہارے ساتھ چل رہے ہیں ہم تو اپنی بخشش کی وجہ سے تمہارے ساتھ ڈیل کر رہے ہیں ورنہ ہم اگر تمہیں پکڑنا چاہے تمہارا ایک سانس بھی تمہارا جو اندر گیا ہے باہر نہ آنے دیں ہم تمہیں برداشت کئے جا رہے ہیں تو بتاؤ اس کے بعد رہ جاتی ہے کوئی کسر اس کے بعد اللہ کی محبت کا سمندر نہیں یہ آیت بن جاتی اور اللہ کے پیار کا ایک ایسا جام ہے یہ آیت جو بھی اسے پی گیا مستانہ ہو گیا اس میں چند گوشہ چینی کر کے پھول اٹھا کیا آپ کے سامنے رکھے

اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین